



سوال

(55) یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کا کیا حکم ہے جو اپنے سکول میں ہفتہ اور اتوار کو چھٹی کرتا ہے اور جمعرات اور جمعہ کو تعلیم جاری رکھتا ہے؟ کیا ایسے شخص کا امام بن کر مسلمانوں کو نماز پڑھانا درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہفتہ یا اتوار کو چھٹی کے لئے خاص کرنا، یا ان دونوں دنوں میں چھٹی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے۔ کیونکہ یہودی ہفتہ کے دن چھٹی کرتے ہیں اور عیسائی اتوار کے دن اور ان کا مقصد ان دنوں کی تعظیم کرنا ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(يُبْعَثُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسِّنْفِ حَتَّى يُغْبِذَ اللَّهُ وَحْدَهُ لِالشَّرِيكَ لَهٗ، وَيُجَلِّ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُفْحِي وَيُجَلِّ الذُّلُّ وَالضَّعْفُ عَلَيَّ مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)

”مجھے قیامت سے پہلے تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہے تاکہ صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت ہو اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے اور میرے حکم کی مخالفت کرنے والے کے لئے ذلت اور رسوائی مقدر کر دی گئی ہے اور جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔“

اس حدیث کو امام احمد ابو یعلیٰ طبرانی ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے فرمایا: ”اسکی سند چھٹی ہے“ اس حدیث میں غیر مسلموں سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ لہذا اس ممانعت میں یہود و نصاریٰ کے ہر اس کام میں مشابہت ہے جو ان کی امتیازی علامت ہے۔ ہفتہ کو چھٹی کرنا یہود کی اور اتوار کی چھٹی کرنا نصاریٰ کی امتیازی علامت ہے۔

جس شخص میں صرف یہی عیب ہو، اس کے لئے مسلمانوں کو نماز پڑھانا جائز ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسے نصیحت کی جانی چاہئے اور اسے غیر مسلموں کے تہواروں وغیرہ میں ان سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کرنا چاہئے۔

و بِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

الجبیتہ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۹۲۵۳)



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى ابن باز رحمه الله

جلد دوم - صفحہ 56

محدث فتویٰ